ماہنامہ لاہور
نعت
43 واں
متاعِ نعت
ورفعنا لک ذکرک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 20واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 20 — اکتوبر 2007ء — شمارہ 10

متاعِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ۔ اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

اس شمارے کی قیمت 60 روپے

شہیدانِ ناموسِ رسالت

کے خونِ غیرت کے نام

آیندہ اشاعت خصوصی "طرحی نعتیں (چودھواں حصہ)"
نومبر دسمبر کے مشترکہ شمارے پر مشتمل ہوگی اور نومبر کے اواخر میں شائع ہوگی

شاعرِ نعت کا ۴۳ واں اُردو مجموعۂ نعت

متاعِ نعت

راجا رشید محمود

بساط

44- خدا نے اس طرح کی ہے منظم روشنی اپنی
بنائی نور پیغمبر ﷺ کی محرم روشنی اپنی ٧٣

45- در محبوب خالق ﷺ سے جو ہے وابستگی اپنی
یہی ہے زیرکی اپنی یہی دیدہ وری اپنی ٧٥

46- مدینے ہی میں آئے کاش مجھ کو آخری ہچکی
میں اوڑھوں حشر کے دن تک نبی ﷺ کے شہر کی مٹی ٧٧

47- مہ طیبہ نے خورشید دنا نے مجھ کو اجلایا
مرے احساس پہ برسائی جس دم روشنی اپنی ٧٩

48- مجھے الفت مدینے کی عطا کی
عنایت مجھ پہ یوں رب نے سوا کی ٨٠

49- میں نے جو پوچھ لی کبھی افکار کی رضا
پیش حضور ﷺ ہوں یہ تھی اشعار کی رضا ٨٢

50- ضوبار ہر جہاں میں سرکار ﷺ ہر گھڑی ہیں
نور خدائے برحق کی آپ روشنی ہیں ٨٣

51- رب جہاں کے ویسے تو اور بھی نبی ہیں
جن کا محب خدا ہے وہ سیدی ﷺ نبی ہیں ٨٥

52- فخر کُل سید سادات رسول اکرم ﷺ
آپ سے حق کا ہے اثبات رسول اکرم ﷺ ٨٦

53- ہم در سرکار ﷺ پہ جو پہنچے اطمینان سے
ہاتھ پاؤں اس جگہ پھیلائے اطمینان سے ٨٧

صفحہ ٨٨تا٩٦

اخبارِ نعت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اپنا دل نہ اگر ترجمان ۔ کیا کیجے
بیان آقا و مولا (ﷺ) کی شان کیا کیجے

سوائے گوہرِ اشکِ ندامتِ عصیاں
نبی (ﷺ) کے پیش کوئی ارمغان کیا کیجے

مجھے سوائے نعوتِ نبی (ﷺ) سنانے کے
کسی بھی اور طرح شادمان کیا کیجے

بڑھیں نہ سمتِ مدینہ جو پاؤں' لاحاصل
جو نعت ہی نہ پڑھے' وہ زبان کیا کیجے

جو ہجرِ طیبہ' خیرُ الوریٰ (ﷺ) میں ہوتی ہے
کسی کے آگے وہ حالت بیان کیا کیجے

نہیں جو اُن سا زمانے میں اور کوئی بھی
تو دل میں غیرِ نبی (ﷺ) میہمان کیا کیجے

تماشا' منفعتِ دُنیا کی' اور ریاکاری
یہ کر رہے ہیں جو اب نعت خوان' کیا کیجے

رقم جو کی ہے لہُو سے شہید عامرؒ نے
بیان پیار کی وہ داستان کیا کیجے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرکار (ﷺ) میں ہو آنکھ نہ تر، مشکل ہے
آب اس باب میں بھی دیں نہ گہر، مشکل ہے

روشنائی سے عقیدت کی، لکھو تو عرضی
کون کہتا ہے کہ طیبہ کو سفر مشکل ہے

اپنے سرکار (ﷺ) کا ٹوپی میں اگر بال نہ ہو
پائے خالدؓ بھی کہیں فتح و ظفر؟ مشکل ہے

ربِ کعبہ کے سوا، میرِ مدینہ (ﷺ) کے سوا
آگے جھک جائے کسی اور کے سر، مشکل ہے

شرط اتنی ہے کہ طیبہ سے تعلق گانٹھو
ورنہ دُنیا کے علائق سے مفر مشکل ہے

یادِ سرکار (ﷺ) کا پانی نہ دیا جائے جنھیں
اُن درختوں پہ بھی آ جائیں ثمر، مشکل ہے

رہنمائی نہ اگر پاؤ قرن والے (رضی اللہ عنہ) سے
جادۂ عشقِ پیمبر (ﷺ) پہ سفر مشکل ہے

میرے آقا (ﷺ) کے سوا، اور کسی سے محمودؔ
رجعتِ مہر ہو یا شقِّ قمر؟ مشکل ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ مرے لیے ہے پھر اِمسال دیدنی
خوش قسمتی ہے دیدنی، اقبال دیدنی

جو راہِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ چلا ہو، اسی کے تو
اُقوال ہیں شُنیدنی، اعمال دیدنی

آنکھوں سے جاری دجلۂ بدقسمتی ہُوا
شہرِ نبی (ﷺ) کے ہجر میں تھا حال دیدنی

اعمال اتباع کے قابل ہیں بے گماں
سرکار (ﷺ) کے فقط نہیں اقوال دیدنی

جو شاغلِ اطاعتِ سرور (ﷺ) رہے مُدام
اپنے لیے انھی کے ہیں احوال دیدنی

اے کاش! جاگے اُمتِ سرکار (ﷺ) نیند سے
اِس کے لیے یہود کے ہیں جال دیدنی

دیکھا خدا کے شہر سے پہلے نبی (ﷺ) کا شہر
طیبہ میں حاضری رہی امسال دیدنی

جب تک بُلاوا شہرِ نبی (ﷺ) سے نہ آیا تھا
محمودؔ کا تھا حال بہ اِجمال دیدنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی نعت کو جس شخص نے اپنا ہُنر جانا
یہ ہے اوقات سے اپنی، تجاوُز اُس کا کر جانا

ہمیں بخشا ہے رب نے سرِّ عظمت، اس لیے ہم نے
درِ آقا (ﷺ) کے دریُوزہ گروں کو تاجور جانا

کہا جو نور تو نورِ خدا سمجھے پیمبر (ﷺ) کو
بشر جانا اگر اُن کو تو پھر خیرُ البشر جانا

سوا نعتوں کے اور حمدوں کے، ہم نے کچھ نہیں لکّھا
خدا کا شُکر ہے، ہم نے یہی حُسنِ ہُنر جانا

اگر خواہش ہے تم کو قربتِ خلّاقِ عالم کی
رہِ اُنسِ رسولِ پاک (ﷺ) پہ باچشمِ تر جانا

جو پا لو تم نبی (ﷺ) کی آل اور اصحاب سے نسبت
اسی کو جاننا اپنے مُقدّر کا سنور جانا

کوئی کم تو نہیں ہے حاضری سرکار (ﷺ) کے در کی
بُلاوا حاضری کا تھا، حضوری کی خبر جانا

ہمارا دیکھنا آقا (ﷺ) کے روضے کو، ہے یوں، گویا
نظر کے راستے سے قلب میں ٹھنڈک اُتر جانا

وہاں تو پھُوٹتی ہے روشنی ہر ذرّہَ در سے
نبی (ﷺ) کے شہر کی ہر رات کو ہم نے سحر جانا

عطا جن کو ہوئی ہے معرفت ربِّ دو عالم کی
خدائی میں انھوں نے مصطفیٰ (ﷺ) کو معتبر جانا

ملی توفیقِ نعتِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہم کو
تو اپنے مزرعِ تقدیر کو شاداب تر جانا

نہ ملنا ویزا طیبہ کا، ہمیں ہے اس طرح جیسے
خزاں میں زرد پتّوں کی طرح اپنا بکھر جانا

مدینے کو چلیں تو ہر مسرّت ساتھ چلتی ہے
مگر کھلتا ہے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) سے اپنے گھر جانا

وہ ہے بدبخت، جو آیا ہے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) لیکن
اس اِکرامِ نبی (ﷺ) کو اُس نے دولت کا اثر جانا

کہیں پر اور تو محمودؔ جینا موت جیسا ہے
مگر ہے زندگی شہرِ رسولِ رب (ﷺ) میں مر جانا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہری سانسوں کو لوگو! شاغلِ "صلِّ علیٰ" سمجھو
نصابِ اُنس کا اس کو اساسی قاعدہ سمجھو
بنایا اپنا مظہر خالقِ کونین نے اُن کو
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لطف کو ربِّ جہاں کا اِقتضا سمجھو
وہ جو ذاتِ مُقدّس لامکاں کے قصر تک پہنچی
اُسی اک ذات کو خالق کا صورت آشنا سمجھو
رضائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رب عطا کرتا ہے اہمیّت
جو خواہش ہو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی‘ اس کو رب کا فیصلہ سمجھو
مدینہ وہ ہے جس جا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آرام فرما ہیں
مدینے کی زمیں کا ذرّہ ذرّہ کیمیا سمجھو
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آلؓ کا‘ اصحابؓ کا جو نام لیوا ہے
وہ ہے رب کی نگاہوں میں‘ اُسے تم لوگ کیا سمجھو
میں بعدِ مرگ اوڑھوں گا بقیعِ پاک کی مٹّی
حقیقت میں دعا ہے‘ آپ اس کو اِدّعا سمجھو
تبسّم مدّاحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے ہے ولیکن معصیت پیشہ
کبھی محمودِ عصیاں کار کو تم پارسا سمجھو!

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لوگ پیار کا ہر ضابطہ سمجھتے ہیں
وہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خدا آشنا سمجھتے ہیں
خدا نے ہم کو جو بھیجا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمّت میں
درِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے خدا کا پتا سمجھتے ہیں
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر میں غیرِ نبیؐ کا ذکر ہو کیوں
اسے تو ہم بڑی سب سے خطا سمجھتے ہیں
جو ہم کو دوغلی باتوں سے سخت نفرت ہے
اسے مدیحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صلہ سمجھتے ہیں
حقیقتوں کا جنھیں علم ہے‘ وہی بندے
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر کو تسکین زا سمجھتے ہیں
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہم ہیں۔ کہ ہیں طٰہٰ الحسینی کی صف میں
اگرچہ لوگ ہمیں پارسا سمجھتے ہیں
نہ کوئی شعر کسی روز نعت کا ہونا
ہم ایسے لوگ اسی کو سزا سمجھتے ہیں

نبی (ﷺ) کو جانتا ہے ان کا خالق و مالک
تو لَم یَزَل کو فقط مصطفیٰ (ﷺ) سمجھتے ہیں

مدیحِ غیرِ نبی (ﷺ) ناروا سمجھتے تھے
مدیحِ غیرِ نبی (ﷺ) ناروا سمجھتے ہیں

درِ حضور (ﷺ) پہ رہتا ہوں اِس لیے خاموش
کہ میرے آقا (ﷺ) مرا مُدعا سمجھتے ہیں

بغیرِ نعت، غزل کہنے والے لوگ جو ہیں
وہ ہُوٹ ہونے کو بھی ''واہ وا'' سمجھتے ہیں

مجھ ایسے لوگ تو محمودؔ زندگی کو بھی
خدا کا فضل، کرم آپ (ﷺ) کا سمجھتے ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حرفِ ثنا رکھتے ہیں تاثیر مکمل
کر اُن سے تُو ہر نعت کی تحریر مکمل

اعمالِ نبی (ﷺ) لائقِ تقلید و اطاعت
اَقوال ہیں قرآن کی تفسیر مکمل

غارض جو نگاہوں میں ہو انگشتِ نبی (ﷺ) کا
ہو جائے مہ و مہر کی تسخیر مکمل

جب راہنما ہوں گی احادیثِ پیمبر (ﷺ)
ہو جائے گی کردار کی تعمیر مکمل

''اَلطَّالِحُ لِیْ'' اِس لیے فرمانِ نبی (ﷺ) ہے
ہیں رحمتِ غفّار کی تصویر مکمل

جاتا ہوں جو طیبہ تو چلا جاؤں گا جنّت
ہو جائے گی یوں خواب کی تعبیر مکمل

جو روشنی پائی ہے صحابہؓ نے نبی (ﷺ) سے
ہے نورِ ازل کی وہی تنویر مکمل

رحمت جو نبی (ﷺ) سارے جہانوں کے لیے ہیں
ہیں سارے جہاں آپ کی جاگیر مکمل

تُو الفتِ سرکار (ﷺ) کا اک نعرہ لگا کر
کر سلسلۂ نعرۂ تکبیر مکمل

میں مادحِ اصحابؓ وہ سرکار (ﷺ) کے مادح
یوں ہو گئی مدّاحی کی زنجیر مکمل

محمودؔ ہوں اور خادمِ خُدّامِ نبی (ﷺ) ہوں
اس فقرے پہ ہو گی مری تقریر مکمل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُسلم ہوئے کُفّار کے نقّال مکمّل
سرکار (ﷺ)! بچا لیں کہ ہے یہ جال مکمّل

قوسین و دنا ہیں شبِ اسرا کے اشارے
تفصیل کا سمجھو اسے اجمال مکمل

سرکار (ﷺ) کے بارے میں جو پوچھیں گے نکیرین
کر لیں گے لحد ہی میں وہ پڑتال مکمل

قرآن کے اسرار و غوامض کے لیے تُو
رکھ سامنے سرکار (ﷺ) کے اقوال مکمل

ڈھلتے ہیں جہاں سکّے مدیحِ نبوی (ﷺ) کے
اسلام کی سمجھو اسے ٹکسال مکمل

سرکار (ﷺ) جو چاہیں گے تو اُلٹے گی خود اس پر
ہے اپنے تئیں کفر کی ہر چال مکمل

جب حُرمتِ سرکار (ﷺ) پہ زد پڑنے لگی تھی
عامرؒ نظر آیا ہمیں فعّال مکمل

کیا عرض کرے خدمتِ محبوبِ خدا (ﷺ) میں
محمودؔ کا وہ جانتے ہیں حال مکمل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری خوشی کا سبب مکمل
ہے شہرِ شاہِ عرب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکمل
ہے میری قسمت پہ، فضلِ رب سے
گرفتِ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکمل
ہُوا جو طاعت گزارِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
بنے گا بندہ تُو تب مکمل
حضورِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نگاہ بولے
رہیں ترے بند لب مکمل
طفیلِ محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزِ محشر
کرے گا لطف اپنا رب مکمل
بقیع میں میرے دفن کو ہیں
اب انتظامات سب مکمل
بچائیں بندوں کو اپنے، آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
ہیں محوِ لہو و لعب مکمل
مدینے محمودؔ حاضری ہو
تو رہنا تم باادب مکمل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا لمعۂ نظارۂ لُطفِ نظر ملے
یا پھر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! وعدۂ لُطفِ نظر ملے
بے حیثیت ہیں دُنیوی اعزاز سب کے سب
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھ کو تمغۂ لطفِ نظر ملے
میری جو یہ کتابِ نُعُوتِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے
اس میں نہ کیوں قصیدۂ لطفِ نظر ملے
بدبخت دُور چشمِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے رہ گئے
خوش بخت جو تھے، وہ تہِ لطفِ نظر ملے
رب کے ذریعے میری گزارش نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے
"بندہ نواز! صدقۂ لطفِ نظر ملے"
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اک قبالۂ بخشش کی ہے طلب
"بندہ نواز! صدقۂ لطفِ نظر ملے"
کیوں جاذبِ نظر نہ ہو مجذوب اُویسؒ سا
جس کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جُرعۂ لطفِ نظر ملے

درکار حشر تک کے لیے ہیں سہولتیں
آقا (ﷺ)! بس ایک لمحۂ لطفِ نظر ملے

ہوں زندگی پہ کیوں نہ پیمبر (ﷺ) کی رحمتیں
دل پر جو نقش نقشۂ لطفِ نظر ملے

دیکھا درِ حبیبِ لبیبِ خدا (ﷺ) پہ جب
اہلِ وِلا وابستۂ لطفِ نظر ملے

پہچانے زشت و خُوبِ جہاں کو مری نظر
آقا (ﷺ)! اسے نتیجۂ لطفِ نظر ملے

محمودؔ چاہتا ہے زمینِ بقیع پاک
سرکار (ﷺ)! اِستعارۂ لطفِ نظر ملے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور (ﷺ)! چاکِ دلِ مضمحل سِلے
"بندہ نواز! صدقۂ لُطفِ نظر ملے"

نذرِ قُدُومِ سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) ہُوئے
جتنے بھی پھول گلشنِ اِخلاص میں کِھلے

سب کو یہیں سے ملتی ہے خالق کی معرفت
چوکھٹ سے اُن (ﷺ) کی کوئی ہلے بھی تو کیوں ہلے

کیونکر رہوں نہ حالتِ شُکرِ حضور (ﷺ) میں
جب مستقل ہیں اُن کی عطاؤں کے سلسلے

محبوب سے وصال کی مچلیں جو خواہشیں
خلوت گہِ دنا میں نبی (ﷺ) رب سے جا ملے

آئے گی بادِ لطفِ نبی (ﷺ) اِستجاب کو
طیبہ کو ہوں رواں اگر جذبوں کے قافلے

کچھ بھی نہیں ہیں طائرِ قلبِ رشیدؔ کو
لاہور اور مدینۂ طیّب کے فاصلے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ حجاز (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! صدقۂ لطفِ نظر ملے
"بندہ نواز! صدقۂ لطفِ نظر ملے"

ہوتی ہیں دور اشارۂ ابرو سے پستیاں
پاؤں فراز' صدقۂ لطفِ نظر ملے

میں جب کروں سلامِ تشہّد ملے جواب
وقتِ نماز صدقۂ لطفِ نظر ملے

آ جاؤں میں نگاہِ خدا میں مرے کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
وجہِ جواز صدقۂ لطفِ نظر ملے

ہر سال آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دل میں رہے آرزوئے دید
پہنچوں حجاز' صدقۂ لطفِ نظر ملے

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں ہوں سر خمیدہ اور شکستہ پا
اے سرفراز! صدقۂ لطفِ نظر ملے

ہم چشموں میں رشید کو محبوبِ کردگار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!
اک امتیاز صدقۂ لطفِ نظر ملے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار احقر یوں کیا کرتا ہے اپنے آپ کو
مدح گو سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رکھا ہے اپنے آپ کو

فائدے کی طمع میں راہِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے انحراف
دو جہاں میں بے گماں گھاٹا ہے اپنے آپ کو

کچھ زیادہ دینِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نہیں پایا عمل
جھانک کر اندر کو جب دیکھا ہے اپنے آپ کو

اور تو کرتا نہیں ہوں میں کسی جانب سفر
راس بس شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آتا ہے اپنے آپ کو

نعت ہو لیکن نہ ہو تعمیلِ احکامِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
یہ غلط ہے اور کھلا دھوکا ہے اپنے آپ کو

آ گیا اس بار بھی طیبہ سے جیتا جاگتا
زندگی میری' مرا پرسا ہے اپنے آپ کو

زندگی پائی ہے رب سے اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طفیل
اس لیے محمود نے چاہا ہے اپنے آپ کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ طیبہ کی جونہی خاکِ مبارک آ گئی
نعت آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی، مرے لب پر اچانک آ گئی

جب نظر پہلی پڑی تھی گنبد و مینار پر
آنکھ کے رستے سے وہ تصویر دل تک آ گئی

ہو گئی کافور برسوں کی پریشانی وہیں
یاد جب دل میں مدینے کی یکایک آ گئی

سوچتا ہوں، کتنا کرتا ہوں عمل احکام پر
مجھ کو نعتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنی تو بے شک آ گئی

زشت رُو چہرے ہیں آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، زشت خُو بندے یہاں
معصیت کی چہرۂ دُنیا پہ کالک آ گئی

اُمّتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وحدت ضروری تھی مگر
آڑے اس مقصد کے بھی تخصیصِ مسلک آ گئی

دہشتوں کی اک علامت بن گیا مُسلم، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کفر اور باطل کی سازش اب یہاں تک آ گئی

اسمِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سُن کے کی تقبیلِ ابہامین جب
سینۂ محمودؔ پُرعصیاں میں ٹھنڈک آ گئی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی بات پائی نہ ان کی جُدا جُدا
کیسے کہوں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں جُدا، اور خُدا جُدا

کی جس نے طیبہ جانے سے پہلے انا جُدا
اُس کے لیے خدا نے رکھی ہے جزا جُدا

مَیں ان کا نام لیوا، وہ مجھ پر کریم ہیں
میری وفا جُدا ہے، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفا جُدا

احسانِ رب جو بعثتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مان لیں
مدّاحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہوں کیسے بھلا جُدا

تحویلِ قبلہ کی ہے کیا توجیہ، دیکھ لو
کیا مرضیِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے رب کی رضا جُدا؟

دیکھے ہیں یوں تو ایک سے اک شہر دلنشیں
پائی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر کی لیکن فضا جُدا

مقبول ہو گی ویسے تو ہر نیکی حشر میں
پُر الفتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ملے گا صلہ جُدا

یا رب! مُعانقہ ہو مرا اُس سے تو وہیں
رکھتی ہے رُتبہ شہرِ نبی (ﷺ) میں قضا جُدا

جس کو بریکٹ آپ کریں گے درود سے
رکھے گی استجاب کا حق وہ دُعا جدا

توہینِ مصطفیٰ (ﷺ) سے نہیں بڑھ کے کوئی جُرم
اس جرم کی خدا نے رکھی ہے سزا جُدا

نکلا نہ کوئی لفظ مقامِ نبی (ﷺ) سے کم
بدبختیوں سے زندگی بھر مَیں رہا جُدا

مالک! یہ نعت گوؤں میں گو کمترین ہے
محمودؔ کو عطا ہوں حروفِ ثنا جُدا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کا مقصدِ واحد ہی جلبِ جاہ رہا
وہ نعت کہہ کے بھی دُنیا سے دادِ خواہ رہا

اُسے نہ آئی ترازُو کو جانے کی نوبت
حریمِ عفوِ نبی (ﷺ) میں مرا گناہ رہا

وہ ایک رات تھی، جب لامکاں کی خلوت میں
حبیبِ پاک (ﷺ) کا خود منتظر اِلٰہ رہا

جو عہد نبیوں کا تھا مصطفیٰ (ﷺ) کے بارے میں
خدا اُس عہد کا اک آپ بھی گواہ رہا

علاوہ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کی ہستی کے
ہے کوئی اور بھی، جو سب کا خیر خواہ رہا

اَدب کا ساتھ نہ چھوڑیں کبھی مدینے میں
ہمارے واسطے بس اِتنا اِنتباہ رہا

جو نابکار مُعانِد تھا دینِ حق کا، اُسے
نبی (ﷺ) کی رحمت و اُلفت پہ اشتباہ رہا

مُحبِ نبی (ﷺ) کا تھا محمودؔ وہ جو مومن تھا
نہ وہ کہ قلب ہی جس شخص کا سیاہ رہا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب طیرِ تخیّل کو مدینہ نظر آیا
اندوہ و اَلَم جو تھا، وہ عنقا نظر آیا

جو سرورِ کونین (ﷺ) کی مرضی نظر آئی
وہ خالقِ کونین کا منشا نظر آیا

جو متّبعِ سرور و سرکار (ﷺ) ہُوا ہے
کردار اُسی شخص کا اُجلا نظر آیا

جبریل رُکا سدرہ پہ سر اپنا جھکا کر
کیا جانیے، کیا اُس کو تماشا نظر آیا

اِسرا کی طرف چشمِ تخیّل نے جو دیکھا
اس کو تو فقط پردے پہ پردہ نظر آیا

محشر میں بڑھی میری طرف ان (ﷺ) کی شفاعت
جب ساتھ گناہوں کا پُلندا نظر آیا

آقا (ﷺ) کو کیا حصر اُسی نورِ ازل نے
جس نور کا موسیٰ کو تجلّا نظر آیا

جو اہلِ ولا دیکھے درِ سرورِ دیں (ﷺ) پر
ہکلا نظر آیا، کوئی گونگا نظر آیا

مشکل نظر آئی ہے جنھیں طاعتِ سرور (ﷺ)
بدبختی سے میٹھا اُنھیں کڑوا نظر آیا

ہم بات فقط فرشِ زمیں کی نہیں کرتے
اُن (ﷺ) کا تو سرِ عرش بھی چرچا نظر آیا

روضے کو جو دیکھا تو ہوئیں شبنمی آنکھیں
جو کچھ بھی نظر آیا، وہ دُھندلا نظر آیا

دستارِ زمیں آپ اگر دیکھنا چاہیں
"وہ دیکھیے، وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا"

کیا بات ہے محمودؔ سخائے شہِ دیں (ﷺ) کی
جو اُن کا بھکاری تھا، وہ داتا نظر آیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اترایئے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا
"وہ دیکھیے" وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

مجبوریؔ طیبہ میں سحاب آنکھ سے اُمڈا
جب رو لیے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

دامانِ طلب اپنا عزیزانِ گرامی!
پھیلایئے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

کچھ بڑھتی چلی جاتی ہے ہر روز بصارت
جس روز سے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

آنکھوں کے ذریعے سے دل و روح و جسد کو
اُجلایئے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

طیبہ میں جونہی پہنچا تو مجھ سے مرے ساتھی
کہنے لگے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

محمودؔ خطا کاریوں پر، بے عملی پر
شرمایئے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِ سرور (ﷺ) کا مجھے جب ہنر آیا
اک نور سکینت کا مرے دل میں در آیا

دھڑکن میں رچا اسم جُونہی سرورِ دیں (ﷺ) کا
اک نقشِ کرم دل کے اُفق سے اُبھر آیا

میں نے جو درود اس کے پڑھا اوّل و آخر
اس طرزِ طلب ہی سے دُعا میں اثر آیا

میں کہتے ہوئے نعت بڑھا حمد کی جانب
یوں نخلِ محبّت پہ عطا کا ثمر آیا

فرمان جو سرکار (ﷺ) کا "الطّالحُ لِیْ" ہے
کب قلب میں احقر کے قیامت کا ڈر آیا

سرکار (ﷺ) نے فرمایا عطا اذنِ زیارت
مجبوریؔ طیبہ میں جو دل اپنا بھر آیا

جس شخص نے صُفّہ پہ پڑھیں پانچ نمازیں
حق یہ ہے کہ اس شخص کا چہرہ نکھر آیا

منزل مری تقدیر میں تھی "صلِّ علیٰ" کی
بچ کر میں رہِ رنج و الم سے گزر آیا
یہ دیکھیے آنکھوں سے برسنے لگے آنسو
"وہ دیکھیے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا"
پہلے تو پھر آنے کا لیا اذن نبی (ﷺ) سے
پھر طیبہ سے محمودؔ چلا اور گھر آیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میزاب اشارے سے یہ کہتا ہُوا پایا
"وہ دیکھیے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا"
رحمت جو نبی (ﷺ) سارے عوالم کے لیے ہیں
مخلوق ہے جتنی وہ اُنھی کی ہے رعایا
ایسا کوئی سرور (ﷺ) کے سوا اور نہیں ہے
سب پر ہو کرم جس کا۔ ہو اپنا کہ پرایا
سمجھیں کہ ہُوا آپ کا ایمان مکمّل
پیار آقا و مولا (ﷺ) کا اگر دل میں سمایا
اُس رات کو معراج کی شب کہتے ہیں سارے
اللہ نے محبوب (ﷺ) کو جس رات بلایا
دُنیا جو تھی ظُلمات زدہ ہو گئی روشن
پلٹی مرے سرکار (ﷺ) نے حالات کی کایا
میں ۹۲ء میں ثَور کی چوٹی پہ جو پہنچا
تھا الفتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا کنایہ

سرکار (ﷺ) تو موجود ہیں، موجود رہیں گے
بس مُلکِ عدم پہنچا فقط آپ (ﷺ) کا سایہ
مَیں سربسجود اُس کے لیے یوں بھی رہا ہوں
خالق نے مجھے نعت کی خدمت پہ لگایا
خوش بختی نظر آئی کہیں اس سے زیادہ؟
محمودؔ نے جو مانگا پیمبر (ﷺ) سے، وہ پایا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو گا سرور (ﷺ) کا جو دیدار میانِ محشر
کیسے ممکن ہے، ملے ہم کو زیانِ محشر
مجھ کو دُنیا پہ بھی ہے آج گمانِ محشر
ذکرِ دُنیا ہی کو سمجھا ہوں بیانِ محشر
میرے آقا (ﷺ) کی وہاں جلوہ نمائی ہو گی
ایک یہ اَمر بنا باعثِ شانِ محشر
دوستو! دُنیا میں سرکار (ﷺ) کو راضی رکھنا
پاؤ گے آپ کی کملی میں امانِ محشر
ہم سے کیوں ہو گا نہ آغازِ صلوٰۃِ اُلفت
اپنے کانوں میں پڑے گی جو اذانِ محشر
اُس کے محبوب (ﷺ) بچائیں تو بچائیں، ورنہ
کھینچ رکھی ہے خدا نے تو کمانِ محشر
حکمِ آقا (ﷺ) نظر انداز جو ہم کرتے ہیں
کیوں نہ پائیں اسی دُنیا میں نشانِ محشر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کے دل میں جاگتی ہے زندگی کی دُھن
اُس کو لگے گی کیوں نہ نبی (ﷺ) کی گلی کی دُھن

مجھ کو درِ حضور (ﷺ) کی ہے چاکری کی دُھن
لوگوں کو جانے کس لیے ہے سروری کی دُھن

تھا مُلک میں تو ہوتی نہ تھی چُپ مِری زباں
طیبہ گیا تو دل میں رہی خامشی کی دھن

جب سے پڑھا کہ "عَبْدُہٗ" ہیں میرے مصطفیٰ (ﷺ)
سر پر سوار ہو گئی ہے بندگی کی دھن

سرکار (ﷺ) نے اہم جو کہا غور و فکر کو
پیدا ہوئی ہے دل میں مِرے آگہی کی دھن

حمدِ خدائے پاک کی لَے تک پہنچ گئی
نعتِ رسولِ حق (ﷺ) کی جو تھی شاعری کی دُھن

اِس کے حضور (ﷺ) صدق و صفا میں تھے نامور
محمودؔ کو نہ لگتی تو کیوں راستی کی دھن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائی بالآخر عشق کی بُنیاد لاجواب
دیکھا کہ ۹۲ کے ہیں اعداد لاجواب

"مَا یَنْطِقُ" کا معنٰی و مفہوم ہے کہ ہے
سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کا ہر ارشاد لاجواب

نکلیں گی ساری نیکیوں میں سے بروزِ حشر
خوشنودیٔ حضور (ﷺ) کی اَسناد لاجواب

وہ فاتحینِ بدر مدینے میں آ گئے
سالار بے عدیل ہے، اَفراد لاجواب

محبوبِ کردگار (ﷺ) کے اَصحابؓ بے نظیر
محبوبِ کردگار (ﷺ) کی اولاد لاجواب

مستقبلِ قریب میں لکھوں گا دوستو!
شہرِ نبی (ﷺ) پہنچنے کی رُوداد لاجواب

جب حرفِ حق نبی (ﷺ) کے لبوں سے ادا ہُوا
تو کفر گُنگ ہو گیا، اِلحاد لاجواب

میں نے جو نونِ نعت کیا پیشِ مصطفیٰ (ﷺ)
محبوبِ کبریا (ﷺ) سے ملا صاد لاجواب

مُرسِل (جل جلالہ) کے گھر کا ذکر بدیہی سی بات ہے
مُرسَل (ﷺ) کے در کی دل میں جو ہے یاد لاجواب

ہو سیرتِ رسول (ﷺ) کی محفل تو بے مثال
اور مُنعقد ہو جلسۂ میلاد لاجواب

محمودؔ شکرِ رب کہ پیمبر (ﷺ) کے نام پر
ہم کو ملا ہے مُلکِ خداداد لاجواب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی، کرتے ہیں توہینِ نبی (ﷺ) سے دل کو جو ٹکڑے
کیے ہیں ان کے گھر کے، کبریا نے، دیکھ لو ٹکڑے

اسے لوٹا دیا پھر اصلی حالت میں پیمبر (ﷺ) نے
انھوں نے چاند کو پہلے تو کر ڈالا تھا دو ٹکڑے

وہ علم الدینؒ و قیّومؒ و مُریدؒ و قاضیؒ بن جائے
نبی (ﷺ) کے عشق کی زد پر جو آئے اور ہو ٹکڑے

تمھارے در سے شاہانِ جہاں بھی بھیک مانگیں گے
درِ سرکار (ﷺ) سے، بن کے بھکاری، لے تو لو ٹکڑے

جو دل ہو پاش پاش آقا (ﷺ) کے دشمن کے رویے سے
تو تم طیبہ کے دربارِ کرم کو لے چلو ٹکڑے

مراتب روح کو اعلیٰ ملیں گے وصلِ جنّت سے
تری ہو ہجرِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں جان گو ٹکڑے

اسے کہتے ہو، کم کر دے مدیحِ سرورِ عالم (ﷺ)
یہ باتیں کر کے، کرتے ہو دلِ محمودؔ کو ٹکڑے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا و جُود و سخائے حبیبِ ربِّ وَدود (ﷺ)
ہے بے حساب بھی اور بے حصار و لامحدود

نہ کیسے کھلتا وہاں سرِّ ہر غیاب و شہود
کہ لامکاں میں ہوئے جمع شاہد و مشہود

ثبات کیوں نہ ثنائے رسولِ رب (ﷺ) میں رہے
طبائع میں ہو تو ہو کس لیے نزُول و صُعُود

نبی (ﷺ) ہیں عابد و ساجد مگر ہوئے محبوب
خدا محب ہُوا اُن کا، اگرچہ ہے معبود

جو چاہو تُم کہ ہو خوشنودیٔ خدا حاصل
رضا حضور (ﷺ) کی چاہو، رکھو یہی مقصود

بشارتیں سبھی دیتے رہے ہیں سرور (ﷺ) کی
خلیل ہوں کہ کلیم و مسیح یا داوُدؑ

اگر ہے خالقِ عالَم حضور (ﷺ) کا ممدوح
تو ان کا مادِح و ناعت بھی ہے خدائے وَدود

مفاد کوئی، نہ ہو شائبہ ریا کا کوئی
کراؤ جلسۂ سیرت کہ محفلِ مولود

سُوئے حجاز پشیمانیوں کے ساتھ چلو
جو آنکھ نم ہو تو پیشانی ہو عَرَق آلود

حضور (ﷺ) نے یہ بتایا کہ سب رہے خاسر
ہو بُولہب کہ ہو فرعون یا کہ ہو نُمرود

سوائے حمد و ثنائے رسولِ اکرم (ﷺ) کے
ہر اور بات ہے بے سُود اور نامسعود

جو حفظِ حرمتِ سرور (ﷺ) میں چل پڑے عامرؔ
رہِ شماتتِ سرکار (ﷺ) کیوں نہ ہو مسدود

زِ راہِ عجز یہی تجھ سے کر رہا ہوں دُعا
خدایا! خُلدِ بقیع حضور (ﷺ) میں ہو خُلُود

مِری عقیدت و الفت کے سر پہ تاجِ سلام
"مِری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود"

عطا ہو اِس کو قبالہ حضور (ﷺ) بخشش کا
کہ دست بستہ ہے حاضر یہ آپ کا محمودؔ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صنعتِ ذوقافیتین میں

کرے کہیں جو تری چشمِ تر شعار درود
تو لائے تیرے لیے خوب تر بہار درود

نکیر! مجھ سے تُو واقف نہیں ہے اچھی طرح
سوال رکھ پرے اور میرے گِن شمار درود

کریں گی کیسے تمھاری طرف کو منہ آفات
کرے گا گرد تمھارے اگر حصار درود

جہانِ دُنیا میں بھی اور میانِ محشر بھی
یہ سوچنا، تجھے دے گا ظفر کہ ہار درود

یہ دیکھ لینا کہ بدلیں گے سب ترے حالات
پڑھے جو روز تُو المختصر ہزار درود

خدا کے گھر کی طرف تُو جو اپنے گھر سے چلا
تو دے گا تجھ کو میانِ سفر قرار درود

عطا سے الفتِ سرکارِ ہر جہاں (ﷺ) کی، پڑا
"مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود"

دلوں میں ہوتی ہے محمودؔ روشنی اس سے
لبوں کو دیتا ہے اک معتبر وقار درود

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا ہے میں نے شب و روز اختیار درود
بشکلِ حکم ہے تقلیدِ کردگار درود

یہ دیکھا دونوں طرف سے محبتوں کا وفور
نبی (ﷺ) کا پیار تھا سجدہ، خدا کا پیار درود

ادا تو کرتے ہیں اپنے لبوں سے ہم لیکن
لیا تو اپنے خدا سے ہے مستعار درود

خدا سے یوں ہیں ہمیں مغفرت کی اُمیدیں
سرِ حساب وہ کروائے گا شمار درود

ہدف خدا کے کرم کا بنو تو پڑھتے رہو
حضورِ سرورِ کونین (ﷺ) بار بار درود

جو بچنا حشر سے چاہو تو اُن کی نعت کہو
کرو شعار پئے عزّ و افتخار درود

اسی سے خُرمی و بہجت و سرُور ملا
الم رسیدوں کا پایا ہے غم گسار درود

جو دل سے نکلے ہمہ وقت لب پہ جاری ہو
وہی تو صرف ہے محمودؔ کامگار درود

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کا اپنے نبی (ﷺ) پہ ہے باوقار درود
مگر ہے اپنا پئے عجز و انکسار درود

اسی کے گرد یہ مصروفِ طوف ہیں سارے
ہے سب وظائف و اوراد کا مدار درود

ترشح بھیگی نگاہوں پہ رحمتوں کا ہُوا
قبولِ خاطرِ سرور (ﷺ) تھا اشکبار درود

معِ ملائکہ و جنّ و انس پڑھتے ہیں
نبی (ﷺ) پہ دشت و بن و باغ و کوہسار درود

مری خطاؤں کا بُقچہ اگرچہ بھاری ہے
برِ حساب مگر ہو گا تو شمار درود

جو شرم آتی ہے ناکردہ کاریوں پہ مجھے
تو پیش کرتا ہوں از رُوئے اعتذار درود

رہا ہے جیت کی اور استجاب کی صورت
"مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود"

اسی سے پائی ہے محمودؔ میں نے ہر عزّت
رکھوں گا حشر کے دن تک میں برقرار درود

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لانا جب چاہیں کوئی شہکارِ فن کاغذ قلم
نعت کا فی الفور پہنیں پیرہن کاغذ قلم

انکسار و عاجزی سے پھر کریں پیشِ نبی (ﷺ)
شاہکارِ فن بشکلِ عجزِ فن کاغذ قلم

مدحتِ سرکار (ﷺ) کا لکھ کر سُخن کاغذ قلم
ہو گئے ہیں مالکِ ذوقِ حَسَن کاغذ قلم

مدحِ غیرِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ ہو اگر راغب کوئی
بے طرح محسوس کرتے ہیں گھٹن کاغذ قلم

عرضیاں میری سبھی کرتے ہیں پیشِ مصطفیٰ (ﷺ)
یوں مٹاتے ہیں مرے رنج و محن کاغذ قلم

نُصرتِ سرکارِ والا (ﷺ) پہ یقیں ہے لابدی
سامنے لائیں تو کیوں تخمین و ظن کاغذ قلم

کشتیاں کھیتے ہوئے ملتے ہیں اہلِ عشق کو
بحرِ اُنسِ مصطفیٰ (ﷺ) میں موجزن کاغذ قلم

ذوق لے کر مدحِ آقا (ﷺ) کا کلامُ اللہ سے
حبِ آقا (ﷺ) کی لگاتے ہیں لگن کاغذ قلم

عام کرتے ہیں ولائے مصطفیٰ (ﷺ) کی روشنی
چھو کے نورِ سرورِ کل (ﷺ) کی کرن کاغذ قلم

ہاتھ ہو یا رب! محمد محمودؔ کا اس کام میں
جب عقیدت کی سجائیں انجمن کاغذ قلم

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ خیر خواہ جو خلقِ خدا کا تھا
سچا وہی تو اُمتی خیرُ الوریٰ (ﷺ) کا تھا

بھیگا ہُوا وجود تھا' بھیگی ہوئی نظر
یہ تھا اثر تو شہرِ رسولِ خدا (ﷺ) کا تھا

مانا امین کافروں نے بھی حضور (ﷺ) کو
اور' اک تخصُّص آپ (ﷺ) کا صدق وصفا کا تھا

"مَا یَنْطِقُ" کا معنی و مفہوم ہے یہی
فرمان جو نبی (ﷺ) کا' وہی کبریا کا تھا

قائم رہے کسی کی نُبوّت نشور تک
منصب یہ تھا تو صرف شہِ انبیاء (ﷺ) کا تھا

الفت رسولِ پاک (ﷺ) سے اور ان کا اتباع
دینِ خدا میں رستہ یہی اتقا کا تھا

کی ہے تو کیسے شرحِ احادیثِ مصطفیٰ (ﷺ)
یہ امتحان آپ کے فہم و ذکا کا تھا

اقصیٰ میں انبیاءؑ رہے صف بستہ منتظر
ان کو تھا انتظار تو اک مُقتدا کا تھا

شہرِ خدا میں یادِ نبی (ﷺ) ساتھ ساتھ تھی
شہرِ نبی (ﷺ) میں لطف و کرم کبریا کا تھا

پہنچا دیا کریم خدا نے مجھے وہاں
جب شوق ہی زیارتِ ثَور و حرا کا تھا

آقا (ﷺ) کے در پہ اُس کو مرا گُونگا پن کہو
"اٹکا ہُوا گلے میں جو پتّھر صدا کا تھا"

محمودؔ پر نگاہِ کرم رب کی یوں پڑی
نادم تو تھا، اگرچہ وہ پتلا خطا کا تھا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صنعت ذُوقافیتین میں

جب مرے لب پہ پیمبر (ﷺ) کی دُہائی آئی
ہر غمِ دہر سے فی الفور رہائی پائی

اسپِ تخییل جُونہی عرش کی جانب دوڑا
میری تقدیر مدینے کی رسائی لائی

نارسائی یا رسائی تو مقدّر سے ہے یارو! لیکن
کون ہے جس کو مدینے کی جُدائی بھائی

عارضہ جب بھی کوئی میری طرف کو لپکا
میں نے صلواتِ پیمبر (ﷺ) کی دوائی کھائی

حشر میں کملی پیمبر (ﷺ) کی نظر میں رکھنا
اِس طرح دینا فرشتوں کو جُھکائی بھائی!

مدحِ آقا (ﷺ) کی طرف جو نہیں راغب، اس نے
دلِ بدبخت میں پائی نہ صفائی رائی

صرف محمودؔ نہیں مدحِ نبی (ﷺ) کا رسیا
عندلیبوں نے بھی آقا (ﷺ) کی بڑائی گائی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نوائے نعتِ نبی (ﷺ) دل گداز ہے
اُس شخص کے لیے درِ فردوس باز ہے

ہم سے نیاز مندوں کے ناصر حضور (ﷺ) ہیں
بے شک خدائے ہر دو جہاں بے نیاز ہے

سمجھو کہ وہ رسا ہوئی عرشِ عظیم تک
چوکھٹ پہ اُن (ﷺ) کی جس نظر کا ارتکاز ہے

چاہیں نبی (ﷺ) تو کرتے ہیں ہمواریاں عطا
یوں تو حیات وقفِ نشیب و فراز ہے

رب کے حبیب ہیں تو ہیں ہم پر کریم بھی
مدّاحِ نبی (ﷺ) کا کوئی اک جواز ہے!

میں شاغلِ صلوٰۃِ حبیبِ غفور (ﷺ) ہوں
سچ پوچھیے تو بس یہی میری نماز ہے

تکریم ہے دیارِ پیمبر (ﷺ) کی لازمی
جو سرنگوں یہاں ہے وہی سرفراز ہے

بھیجا خدا نے اُمّتِ سرکار (ﷺ) میں ہمیں
اعزاز ہے یہ باعثِ صد اہتزاز ہے

ان سب پہ میرے آقا و مولا (ﷺ) شفیق ہیں
جس جس کا بھی منافقت سے احتراز ہے

سرکارِ کائنات (ﷺ) نے ممنوع کر دیا
جو زر کا احتکار ہے یا اکتناز ہے

رب نے مجھے نعوتِ نبی (ﷺ) پر لگا دیا
شاکر ہے بندہ وہ بڑا بندہ نواز ہے

منظورِ کبریا تھی بڑائی حضور (ﷺ) کی
"تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے"

سرکار (ﷺ) اس سے بندوں کو اپنے بچایئے
صہیونیوں کی ہندوؤں سے ساز باز ہے

محمودؔ کا تعارفِ یک مصرعی ہے یہ
وصّاف و نعت گسترِ میرِ حجاز (ﷺ) ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسرا کی ایک رات تجلائے ناز ہے
پہلوئے التفات تجلائے ناز ہے
سرکار (ﷺ) کی حیات تجلائے ناز ہے
تلخیصِ معجزات تجلائے ناز ہے
محبوبیت نبی (ﷺ) کی بنی فخرِ کبریا
"تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے"
رحمت کہا ہے رب نے جسے عالمین کی
محبوبِ رب (ﷺ) کی ذات تجلائے ناز ہے
خلاق و ربِ لم یزل و لایزال کی
سرکار (ﷺ) پہ صلوٰۃ تجلائے ناز ہے
"ما ینطقُ" نے ہم کو بتایا ہے راز یہ
آقا (ﷺ) کی بات بات تجلائے ناز ہے
توجیہ جس کی سرورِ عالم (ﷺ) کا ہے ظہور
تکوینِ شش جہات تجلائے ناز ہے
محمودؔ میرے آقا و مولا (ﷺ) کی ذاتِ پاک
اک جامعُ الصفات تجلائے ناز ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوابِ نیازِ فکر میں رویائے ناز ہے
تابعت نبی (ﷺ) کا اس لیے شیدائے ناز ہے
"تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے"
تزئینِ کائنات تماشائے ناز ہے
اسرا کی رات صورتِ احوال کیا بتا
اخفائے راز ہے کہ یہ افشائے ناز ہے
قوسین قرب کی ہیں علامت شبِ وصال
جو بھید ہے دنا کا وہ منشائے ناز ہے
پہچانیں اس کو لوگ نبی (ﷺ) کے ذریعے سے
خواہش بھرے خدا کی یہ ایمائے ناز ہے
طیبہ کی خاک بڑھ کے ہے رخشندہ طور سے
ہر ہر قدم پہ اس جگہ سینائے ناز ہے
مقصورۂ رسولِ مکرم (ﷺ) کے چار سمت
جو سرنگوں کھڑی ہے وہ دنیائے ناز ہے

مخلوق جس کے آگے ہے سر تا بہ پا نیاز
سرور (ﷺ) کا وہ سراپا سراپائے ناز ہے

خُدّامِ بارگاہِ رسولِ کریم (ﷺ) کا
وہ جو نیاز مند ہے، دانائے ناز ہے

جس نے خدا کی ذات کا دیدار کر لیا
سرور (ﷺ) ہی کا وہ دیدۂ بینائے ناز ہے

سرکار (ﷺ) کا کرم ہے اور میری گزارشیں
یُوسف وہ فخر کا، یہ زلیخائے ناز ہے

راز و نیازِ خالق و محبوب (ﷺ) کے طفیل
محمودؔ کے لبوں پہ تمنّائے ناز ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرفانِ نبی (ﷺ)، معرفتِ ذات رقم ہے
اُمّت کے لیے دفترِ مراعات رقم ہے

اِکرامِ پیمبر (ﷺ) کے قلم سے مرے دل پر
اک سلسلۂ لطف و عنایات رقم ہے

نام اپنا ہے دریوزہ گرِ میرِ مدینہ (ﷺ)
آقا (ﷺ) کے یہاں حُسنِ مراعات رقم ہے

قصّہ جو محبّت کا ہے، عنوان میں اس کے
معراج میں خالق سے ملاقات رقم ہے

موضوع نہیں اور کوئی میرے سُخَن میں
بس نعت کے اِرقام میں اِثبات رقم ہے

سادات کو تقلیدِ پیمبر (ﷺ) ہے ضروری
اور میرے لیے عزّتِ سادات رقم ہے

سرکار (ﷺ) کے تابعت کے لیے جیت ہے لازم
اور دشمنِ سرور (ﷺ) کے لیے مات رقم ہے

سرکار (ﷺ) کی سیرت کے تم اوراق تو پلٹو
اک سلسلۂ وقرِ کمالات رقم ہے

ہر وقت ہے جو سامنے آقا (ﷺ) کی نظر کے
اُس صفحۂ قرطاس پہ ہر بات رقم ہے

گنبد کا ہے دیدار مری آنکھ کی قسمت
دامن کے لیے طیبہ کی خیرات رقم ہے

محمودؔ کا دیکھو وہ جھکا سر ہے عزیزو!
جس سے درِ سرور (ﷺ) پہ مناجات رقم ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشن ہُوا محمودِ محقّر کا نصیبا
چمک اُٹھا ہے نعتوں کے سخنور کا نصیبا

سرکار (ﷺ) کے تھے پاک قدم ان کے سروں پر
جاگا شبِ اسرا مہ و اختر کا نصیبا

سرشار مری روح ہوئی یادِ نبی (ﷺ) سے
باہر حدِ امکاں سے ہے اندر کا نصیبا

مغرب سے اشارے پہ بڑھا عصر کی جانب
آقا (ﷺ) کی تھی خواہش شہِ خاور کا نصیبا

سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی عنایت نے جگایا
کُفّار کی مٹھی میں بھی کنکر کا نصیبا

مسجد کی چٹائی پہ سُنی نعت نبی (ﷺ) نے
یہ قسمتِ حسّانؓ تھی، منبر کا نصیبا

خالق کی شہادت سے ضیا بار ہُوا تھا
پیمان سے ہر ایک پیمبرؑ کا نصیبا

رضوان بڑھا اس کی پذیرائی کی خاطر
محمودؔ یہ تھا ناعتِ سرور (ﷺ) کا نصیبا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنس کا سلسلہ ہی سب کچھ ہے
وردِ "صلِّ علیٰ" ہی سب کچھ ہے

دین کا ضابطہ پیمبر (ﷺ) ہیں
دین کا ضابطہ ہی سب کچھ ہے

ہے جہانوں میں جو بھی کچھ موجود
حق یہ ہے' آپ (ﷺ) کا ہی سب کچھ ہے

رُستگاری و مغفرت کے لیے
آپ (ﷺ) کا آسرا ہی سب کچھ ہے

کون افضل ہے سارے نبیوں سے
اَقصیٰ میں اِقتدا ہی سب کچھ ہے

اہلِ اُلفت کے واسطے' یارو!
شہرِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) ہی سب کچھ ہے

دفن ہوں گا بقیعِ اَقدس میں
میرا یہ اِدّعا ہی سب کچھ ہے

دین کی اصل میں بتاتا ہوں
مصطفیٰ (ﷺ) سے وفا ہی سب کچھ ہے

منزلِ حق کو جانے کی خاطر
طیبہ کا راستہ ہی سب کچھ ہے

نعت پر داد چاہنے والو!
کیا فقط "واہ وا" ہی سب کچھ ہے؟

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لامکاں کی زیب و زینت جن کا نقشِ پا کیا
اُن کی خاطر رب نے اُن کے ذکر کو اُونچا کیا
ایسی خالق نے عطا کی اُن کو مقناطیسیت
جس کو بھی دیکھا مرے سرکار (ﷺ) نے' اپنا کیا
یہ حقیقت تو عیاں تحویلِ قبلہ سے ہوئی
مصطفیٰ (ﷺ) کا خالقِ عالم نے ہر کہنا کیا
اپنے رب کا اس لیے شاکر رہا کرتا ہوں میں
اک غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) کے گھر مجھے پیدا کیا
''قابَ قوسین'' اور ''اَوْ اَدْنیٰ'' کی قربت کیا رہی
راز کب معراج کا رحمان نے اِفشا کیا
یہ محبّت رب کی ہے' سرور (ﷺ) کی ہے محبُوبیت
ہر طرف خالق نے اُن کے نام کا چرچا کیا
حاضری کی عرض پہنچاتا ہوں حمزہؓ کے طفیل
کام میں نے جو کیا اِس باب میں' پکّا کیا
جب قریب آئے غم و اندوہ و رنج و ابتلا
میں نے ان سب کا درودِ پاک سے چارہ کیا

روح تک میں ٹھنڈکیں فوراً سرایت کر گئیں
دید روضہ نے مری آنکھوں کو جب گیلا کیا
اپنے حق میں' مغفرت کے واسطے' محشر کے دن
جس نے بھی اُن کی شفاعت مانگ لی' اچھا کیا
دل مرا لاہور میں لگتا نہیں ہے آج کل
ایسا مجھ کو کبریا نے عازمِ طیبہ کیا
ڈگریاں ساری سُپرلیٹو خدا نے اُن کو دیں
مصطفیٰ (ﷺ) کو اَصْدَق و اَجْوَد کیا' اَذکیٰ کیا
جب رکھا نامُوسِ آقا (ﷺ) کا تحفّظ سامنے
موت کو بھی غازی علمُ الدینؒ نے پسپا کیا
فی النّبُوّت شرک ہے' اس سے حذر تھا لازمی
نعت کی محفل میں کیوں لوگوں نے دِکھلاوا کیا
طُور پر موسیٰ کو جلوہ دیکھ کر غش آ گیا
''عرش پر دیدارِ حق آقا (ﷺ) نے بے پردہ کیا''
پُشت پر محسوس میں نے کر لیا دستِ نبی (ﷺ)
ماہنامہ ''نعت'' کا محمود یوں اجرا کیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تدبّر کے حوالے سے ہُوا دیوالیہ
مدحِ سرور (ﷺ) کا نہیں اُس شخص نے رستہ لیا

جب قلم تھاما تو پایا ہے بعونِ کبریا
حمد کے مضمون پر نعتِ نبی (ﷺ) کا حاشیہ

جب سے برتے نعتِ آقا (ﷺ) میں ردیف و قافیہ
دل میں تسکین و طمانیت نے تب سے گھر کیا

چاک جب عصیاں نے ملبوسِ لطافت کو کیا
سوزنِ حُبِّ پیمبر (ﷺ) سے اُسے میں نے سیا

آیتیں رب کی نبی (ﷺ) کے دم سے پہنچیں خلق تک
ہیں مُزکّی، آپ فرماتے ہیں سب کا تزکیہ

قاسم و مُعطی نبیؐ (ﷺ) و رب ہیں اور منگتا ہُوں مَیں
اُن کے ہاتھوں سے دیا رب نے، مجھے جو کچھ دیا

قلب تک جس کے، حلاوت اصلِ ایماں کی گئی
نام پر اُن کے مرا، ان کی محبّت میں جیا

اس لیے دُنیا میں اُن کا کوئی بھی ہمسر نہیں
شربتِ دیدار اصحابؓ پیمبر (ﷺ) نے پیا

رب نے مجھ کو دیدِ کعبہ کی اجازت بخش دی
میں نے جب سے مسکنِ سرکار (ﷺ) کا رستہ لیا

سوچو تو احوال و آثارِ شبِ معراج کو
ان کی تشریف آوری، ربِّ جہاں کا تخلیہ

جس کو غایت درجہ الفت سرورِ کُل (ﷺ) سے نہیں
نام کا مومن ہے، وہ ہے دین کا بہروپیا

مدحِ محبوبِ خدائے لَم یَزَل ہی میں لکھا
میں نے ہر اک شعر، ہر مضمون، ہر انشائیہ

ہوں شفاعت خواہ میں، نازاں ہے تُو اعمال پر
اپنے جھگڑے کا کوئی ممکن نہیں ہے تصفیہ

دو کھجوریں کھا کے سو رہنا ''وِتر'' کی شکل میں
سنّتِ سرکارِ ہر عالَم (ﷺ) کا ہے اک زاویہ

رُویتِ باری فضیلت صرف سرور (ﷺ) کی رہی
''عرش پر دیدارِ حق آقا (ﷺ) نے بے پردہ کیا''

مت قلم محمودؔ رکھنا ہاتھ سے، اس باب میں
نعت میں کم تو نہیں الفاظ کا میزانیہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو خُفتہ مُقدّر جو کسی شخص کا بیدار
وہ جان لے مدّاحِ سرکار (ﷺ) کو معیار

رحمت جو سراپا ہیں نبی (ﷺ)، رب ہے کرم گار
ڈر نارِ جہنّم سے ہو کیسے ہمیں، زِنہار!

وہ قریۂ محبوبِ خدا (ﷺ) کا ہے طلب گار
کیا بندۂ سرکار (ﷺ) کو جنّت سے سروکار

وہ ذات تھی محبوبِ خداوندِ جہاں (ﷺ) کی
اِسرا میں اُٹھا جس کے لیے پردۂ اَسرار

مجھ پر جو ترشّح ہے پیمبر (ﷺ) کے کرم کا
آنکھیں مری ایسے میں نہ کیسے ہوں گہُر بار

میں نے جو حیات اپنی سرِ نعت گزاری
آقا (ﷺ) نے جزاؤں کا کیا مجھ کو سزاوار

بیدار ہُوں، جب بھی مجھے بلواتے ہیں سرور (ﷺ)
خوابوں میں بھی ملتی ہے مجھے دعوتِ دیدار

آنکھوں میں بھی طیبہ ہے، مرے دل میں بھی طیبہ
جاتا ہوں میں اُنتیس برس سے جو لگاتار

غفّار کے آگے یہ شب و روز دعا ہے
کہلاؤں سرِ حشر میں آقا (ﷺ) کا وفادار

ہیں آخری پیغمبرِ رحمان محمد (ﷺ)
میثاقِ نبیّین میں پنہاں تھا یہ اقرار

بندہ ہے تو مان آقا (ﷺ) کو انسان کا محسن
مومن ہے تو ہر دشمنِ سرکار (ﷺ) کو للکار

ناموسِ پیمبر (ﷺ) کا ہر ایک محافظ
ہنستا ہُوا دیکھا ہے زمانے نے سرِ دار

اِس ایک حوالے سے ہوں عصیاں پہ بھی نازاں
سرکار (ﷺ) نے فرمایا کہ ”میرا ہے گنہگار“

وہ تم کو بتائیں گے، جو ہو آئے وہاں سے
ہے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں کرم کا یمِ زخّار

اے زائرِ دربارِ نبی (ﷺ)! رہنا مؤدّب
ہے بارگہِ سرورِ کونین (ﷺ)، خبردار!

اُس پر ہے کہاں سرورِ عالم (ﷺ) کی عنایت
جو فرد نہیں مغربی تہذیب سے بیزار

چاہیں تو ہوں ملت کے شب و روز درخشاں
"وہ باعثِ کُن، منبع و سرچشمۂ انوار"

محمودؔ تمنا مری ظاہر ہے نبی (ﷺ) پہ
تدفین کو ہوں خاکِ مدینہ کا طلب گار

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم درِ سرکار (ﷺ) پر جانا بصد عجز و نیاز
پھر وہاں سے مُلک میں آنا بصد عجز و نیاز

چاہو کچھ رب سے اگر پانا بصد عجز و نیاز
ہاتھ تم طیبہ میں پھیلانا بصد عجز و نیاز

آقا و مولا (ﷺ) کی تعلیماتِ احسن کے طفیل
ہم نے اپنا آپ پہچانا بصد عجز و نیاز

کُفر کے چنگل میں پھنسنے والے اہلِ درد کو
مصطفیٰ (ﷺ) کی شان سمجھانا بصد عجز و نیاز

چاہتے ہو رب سے کوئی بات منوانا اگر
لب پہ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) لانا بصد عجز و نیاز

زندگی بھر کی یہی خواہش یہی ہے التجا
جا بقیعِ پاک میں پانا بصد عجز و نیاز

رہنا تم محمودؔ حبِّ مصطفیٰ (ﷺ) میں اشک بار
پیار کی لہروں پہ لہرانا بصد عجز و نیاز

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برائے تسلیم و استفادہ

رسولِ رب (ﷺ) کا ہے سیدھا جادہ
خدا کا ہے خوف مجھ کو وافر
رسولِ حق (ﷺ) سے ہے پیار زیادہ
لکھوں گا نعتیں، پڑھوں گا نعتیں
یہ مرگ تک ہے مرا ارادہ
نبی (ﷺ) کے در سے کیا کرو تم
خدا کی رحمت سے استفادہ
کرایا محبوبِ رب (ﷺ) نے ہم کو
دروسِ ایثار کا اعادہ
نبی (ﷺ) کے لطف و کرم میں آیا
ہُوا جو چوکھٹ پہ ایستادہ
یقین ہے، جائے گا مدینے
یہ نعت گوؤں کا خانوادہ

چلا ہوں شہرِ نبی (ﷺ) کی جانب
پہن کے اخلاص کا لبادہ
تھے کتنے وہ بھی عظیم بندے
جو طیبہ جاتے تھے پا پیادہ
یہ نعت محمودؔ دل سے نکلی
ہے دیکھو اُسلوب کتنا سادہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیر مرتضیٰ مطلع

عظمتیں
یہ عظمتیں حبیب لبیب خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تھیں
کافر بھی مانتے تھے انھیں صادق و امیں
چاہے کرے، یا مت کرے اس پر کوئی یقیں
یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے اور مرے دل میں کچھ نہیں
مختارِ کائنات نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں گے جب وہیں
ممکن نہیں کہ حشر میں ہم لوگ ہوں حزیں
نامِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سنتے ہی ہم ایسے سامعیں
آغازِ وردِ "صلِّ علیٰ" کرتے ہیں وہیں
چوکھٹ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہوگی اور ہوگی مری جبیں
وصلِ خدا کے پاؤں گا لمحات بہتریں
تدفین کو ملے گی مدینے کی سرزمیں
اتنا تو ہے حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر مجھے یقیں
محمودؔ سچ یہی ہے کہ پائیں نہیں کہیں
جو برکتیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در سے مجھے ملیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے اس طرح کی ہے منظّم روشنی اپنی
بنائی نورِ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محرم روشنی اپنی
جو دی یادِ مدینہ نے سحر دم روشنی اپنی
مری آنکھوں میں لے آئی ہے شبنم روشنی اپنی
جہاں کا ذرہ ذرہ بقعۂ انوار فرمایا
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
عوالم کے لیے رب نے انھیں رحمت بنا بھیجا
بکھیری مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عالم عالم روشنی اپنی
منور یوں ہیں مہر و ماہ و انجم بزمِ ہستی میں
مرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کی اُن کو فراہم روشنی اپنی
اندھیرے کفر کے چھٹ جائیں، دل پُرنور ہو جائیں
عطا کر دیں جو سرکارِ معظم روشنی اپنی
وہ جس کا دل ہو ظلماتِ تشکّک کے سبب اعمیٰ
اُسے دیتے نہیں نورِ مجسّم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روشنی اپنی

کیا تسلیم یہ میری بصارت اور بصیرت نے
کہ ہے مہرِ رسالت ہی سے محکم روشنی اپنی
اضافہ تو شبِ اسرا ہُوا سرور (ﷺ) کے قدموں سے
کہ تھی سیّارگاں کی پہلے کم کم روشنی اپنی
مُؤخّر آپ (ﷺ) نے دُنیا میں فرمایا ظہور اپنا
مگر تارے میں رکھی تھی مُقدّم روشنی اپنی
چلے جاتے ہیں گنبد دیکھنے کو شہرِ آقا (ﷺ) میں
بڑھاتے اس طرح آنکھوں کی ہیں ہم روشنی اپنی
یہ سب محمودؔ برکت ہے حبیبِ ربِّ عالم (ﷺ) کی
جو پھیلاتے ہیں مِہر و ماہ پیہم روشنی اپنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

درِ محبوبِ خالق (ﷺ) سے جو ہے وابستگی اپنی
یہی ہے زیرکی اپنی، یہی دیدہ وری اپنی
نبی (ﷺ) کی نعت کہتے ہیں کسی دن، یا نہیں کہتے
اِسی سے تو ہے وابستہ خوشی اپنی، غمی اپنی
کرے صَلِّ عَلیٰ کا وِرد پیہم، گر فرشتوں سے
کرانا عزّت و تکریم چاہے آدمی اپنی
چلے وہ راہِ محبوبِ خداوندِ دو عالم (ﷺ) پر
پسندِ خاطرِ انساں اگر ہو بہتری اپنی
بھروسا ہے ہمیں اپنے پر اور آقا (ﷺ) کی رحمت پر
نہ کام آئے گی کیوں سرکار (ﷺ) سے وابستگی اپنی
جہاں ہے مدحِ آقا (ﷺ) نثر میں بھی، گفتگو میں بھی
وہاں ہے مشتمل نعتِ نبی (ﷺ) پر شاعری اپنی
یہ مدّاحِ پیمبر (ﷺ) ہے، وہ اُن سے لاتعلّق ہے
ہے اِس سے دوستی اپنی تو اُس سے دشمنی اپنی

پہنچ کر شہرِ سرور (ﷺ) میں زباں کو سی رلیا میں نے
کہ کر لیتی ہے ہر اک بات اُس جا خامشی اپنی
خدا کا شکر! میزاں پر ہمیں سرکار (ﷺ) نے دیکھا
کہ حالت اپنے عملوں کی تو تھی ناگفتنی اپنی
سبب طیبہ میں اپنی حاضری کا صرف اتنا ہے
ہے مقبولِ درِ سرکارِ والا (ﷺ) عاجزی اپنی
وہ علمُ الدینؒ و عامرؒ کی طرح سے پائے گا رُتبے
جو دے گا حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) میں زندگی اپنی
نہیں سرکار (ﷺ) سے الفت کہانی، یہ حقیقت ہے
یہ ہے دل کی لگی لوگو! نہیں ہے دل لگی اپنی
نظر آیا کہ میں چلتا نہیں آقا (ﷺ) کے کہنے پر
نظر اُٹھی مرے اندر کی جانب جس گھڑی اپنی
عجم تک کا ہر اک ذرہ ہُوا تھا مُستنیر اُس سے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
جو معروضات کیں محمودؔ نے آقا (ﷺ) کی خدمت میں
رہی بین السُّطُور ان سب کے تو شرمندگی اپنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے ہی میں آئے کاش مجھ کو آخری ہچکی
میں اوڑھوں حشر کے دن تک نبی (ﷺ) کے شہر کی مٹی
کہیں جس وقت تحریکِ شناعت ہے کوئی چلتی
تو آ جاتا ہے آگے کوئی علمُ الدینؒ سا غازی
نبی (ﷺ) کے دم قدم ہی سے وجود آباد ہیں سارے
کوئی آبی ہو، خاکی ہو، کوئی ناری ہو یا نوری
محبّت اُس کو خلقت کی، کرم خالق کا ملتا ہے
رہِ خُلقِ رسُولُ اللہ (ﷺ) کا جو ہو کوئی راہی
عزیزِ محترم! رکھنا توقّع لطفِ آقا (ﷺ) سے
عمل کے بل پہ ہو گی رُستگاری کیا مری تیری
قلم جب سر بخم ہوتا ہے میرا شعر لکھنے کو
تو میں کرتا ہوں نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو روح پر طاری
کہیں رستے میں رُکنے، سانس لینے کا نہیں قائل
سُوئے طیبہ جو اُڑتا ہے مری تخییل کا پنچھی

لگا سکتی ہے اس کو پار طاعت سرورِ دیں (ﷺ) کی
پھنسی گرداب میں ہے اُمتِ سرکار (ﷺ) کی کشتی
فُتِرضٰی اور رِضٰھا سے یہ حُجت ہوئی قائم
خداوندِ جہاں بھی مانتا ہے آپ (ﷺ) کی مرضی
خدا کو مانو اس کو نعت کی محفل نہ گردانو
ترنّم اور صدا کاری ۔ دکھاوا اور ریاکاری
رسا دُنیا کے کونوں کھدروں تک میں ہو گئیں کرنیں
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
تعلّق ہے غلامی کا غلامانِ پیمبر (ﷺ) سے
نہیں اس کے علاوہ تو کوئی محمودؔ میں خوبی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہِ طیبہ نے، خورشیدِ ثنا نے مجھ کو اُجلایا
مرے احساس پر برسائی جس دم روشنی اپنی
عطا کی دل کی آنکھوں کو چمک انوارِ روضہ نے
نگاہوں کی ذرا دُھندلائی جس دم روشنی اپنی
ہوئی اک اِتّصالِ نور کی صورت شبِ اسرا
خدا نے اپنے تک پہنچائی جس دم روشنی اپنی
نُجُوم و مہر و ماہ و کہکشاں سارے ہوئے روشن
پیمبر (ﷺ) نے ذرا ٹپکائی جس دم روشنی اپنی
ملائک نے وہیں آدمؑ کے پُتلے کو کیا سجدہ
اُسے سرکار (ﷺ) نے پہنائی جس دم روشنی اپنی
ہوئے کافور میری بیکسی کے سارے اندھیارے
عنایت ان کی مجھ تک لائی جس دم روشنی اپنی
درخشندہ عوالم کا ہر اک گوشہ ہُوا اس سے
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
اُسی حالت میں آ جاؤں گا میں محمودؔ طیبہ سے
بڑھا لے گی مری بینائی جس دم روشنی اپنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے اُلفت مدینے کی عطا کی
عنایت مجھ پہ یُوں رب نے سوا کی

تمنّا یوں ہے طیبہ میں قضا کی ؛
کہ واحد راہ یہ پائی بقا کی

نگاہِ کبریا میں آ گیا ہے
وہی، جس نے پیمبر (ﷺ) سے وفا کی

دیا جو واسطہ ''صلِ علیٰ'' کا
نظر انداز رب نے ہر خطا کی

درودِ اسمِ نبی (ﷺ) سن کر نہ بھیجا
تو گویا ہم نے آقا (ﷺ) پہ جفا کی

ارادہ وہ نہ طیبہ کا کرے کیوں
کہ ہو بیمار ۔ خواہش ہو شفا کی

اُسے مقبولیت رب سے ملی ہے
وسیلے سے نبی (ﷺ) کے جو دعا کی

وہاں تھا رابطہ رب کا نبی (ﷺ) سے
سمجھتا ہوں سعادت یہ حرا کی

نہ جلبِ جاہ و عزّت نعت میں ہو
نہ کرنا بات کوئی تم ریا کی

پیمبر (ﷺ) کی ہے عاصی پر بھی شفقت
نہیں تخصیص کوئی پارسا کی

ہوئے محمودؔ پر خالق کے اَلطاف
درِ آقا (ﷺ) پہ جب اس نے صدا کی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جو پوچھ لی کبھی افکار کی رضا
پیشِ حضور (ﷺ) ہوں' یہ بھی اشعار کی رضا

آقا (ﷺ) کو جو پسند ہے' رب کو وہی پسند
خالق کی ہے رضا' شہِ ابرار (ﷺ) کی رضا

ہو جائیں خوش رسولِ مکرم (ﷺ) ۔ یہی رہی
زیدؓ و بلالؓ و مصعبؓ و عمارؓ کی رضا

قربان ہوں وہ شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) پہ
یہ ہے کبھی دیار کی' انصار کی رضا

رب نے "فترضیٰ" کہ کے یہ ثابت کیا کہ ہے
جو مرضیِ رسول (ﷺ)' وہ غفّار کی رضا

چومیں قدومِ سرورِ ہر کائنات (ﷺ) کو
لگتا ہے' یہ بھی ثابت و سیّار کی رضا

پوری ہو جانے کب' یہ خدا ہی کو علم ہے
دیدِ نبی (ﷺ) ہے دیدۂ بیدار کی رضا

خوشنودیٔ نبی (ﷺ) کے لیے کر ہر ایک کام
ہر کام میں رکھ سامنے سرکار (ﷺ) کی رضا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضو بار ہر جہاں میں سرکار (ﷺ) ہر گھڑی ہیں
نورِ خدائے برحق کی آپ روشنی ہیں

کرسی و لامکاں کے سارے جو واقعی ہیں
دُنیا کے واسطے وہ وجہِ سلامتی ہیں

عسرت زدہ کہاں ہیں' سرکار (ﷺ) تو غنی ہیں
اور ساتھ ہی غنا کے' سب سے بڑے سخی ہیں

کہتا ہے کون اُن کو' وہ صرف ایلچی ہیں
محبوبِ کبریا کے سرکار سیّدی (ﷺ) ہیں

زنجیرِ انبیاءؑ کی جو آخری کڑی ہیں
توحیدِ کبریا کے سچّے وہ جوہری ہیں

جتنے ہیں نام لیوا آقا (ﷺ) کے' جنّتی ہیں
دوزخ کے ڈر سے ان کے بردے بھی بری ہیں

آقا حضور (ﷺ) صدرِ ہر علم و آگہی ہیں
حیراں اس حیثیت پر دُنیا کے فلسفی ہیں

دل سے جو ہیں مُقلّد سرکار (ﷺ) کے، ولی ہیں
حق دارِ ہشت جنّت حق ہے یہی، وہی ہیں

ایمان رکھنے والے جتنے بھی آدمی ہیں
وہ نعت کہنے سُننے کے واقعی دُھنی ہیں

مدحِ نبی (ﷺ) کی راہیں جو سامنے کُھلی ہیں
کرنی ہیں ہم کو باتیں، جو آج گفتنی ہیں

اقصیٰ میں مُقتدا ہیں رب کے حبیب اکرم (ﷺ)
جو سابقہ نبیؑ تھے، وہ سارے مُقتدی ہیں

میزابِ زر کا منہ ہے شہرِ نبی (ﷺ) کی جانب
میزابِ زر کی جانب نظریں مری لگی ہیں

محمودؔ جیسے عاصی کی حیثیت ہی کیا ہے
عیسیٰؑ بھی درحقیقت آقا (ﷺ) کے اُمّتی ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ جہاں کے ویسے تو اور بھی نبیؑ ہیں
جن کا محب خدا ہے، وہ سیّدی (ﷺ) نبی ہیں

وہ تا ابدُ ازل سے، ہر ہر گھڑی نبی ہیں
یہ کیا، کبھی نہیں تھے اور پھر کبھی نبی ہیں

بدر و حُنین شاہد ہیں، عسکری نبی ہیں
جنگِ اُحد بتاتی ہے، وہ جری نبی (ﷺ) ہیں

تا حشر ہر جہاں کی خاطر نبی (ﷺ) ہیں رحمت
وہ عالمی نبی ہیں اور ظاہری نبی ہیں

کب ہے سخا و ثروت میں کوئی آپ جیسا
آقا (ﷺ) غنی نبی ہیں، آقا (ﷺ) سخی نبی ہیں

کنجوس غیب ظاہر کرنے میں کب ہیں سرور (ﷺ)
وہ ظاہری پیمبر اور باطنی نبی ہیں

بندے کے اور خدا کے ہیں درمیان برزخ
مخلوق اور خالق میں اک کڑی نبی (ﷺ) ہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخرِ کُل، سیّدِ سادات رسولِ اکرم (ﷺ)
آپ سے حق کا ہے اثبات رسولِ اکرم (ﷺ)

کائناتوں کے لیے آپ سراپا رحمت
آپ سے معرفتِ ذات رسولِ اکرم (ﷺ)

شافیِ جملہ عوارض ہیں حکیمِ دانا
دافعِ ظلمتِ آفات رسولِ اکرم (ﷺ)

پائیں خلاقِ دو عالم سے عطائیں کیا کیا
کرنے پہنچے جو ملاقات رسولِ اکرم (ﷺ)

کارِ اغواث سمجھتا ہوں میں نعتِ حضرت (ﷺ)
اتنی اپنی نہیں اوقات رسولِ اکرم (ﷺ)

جس کا کج مج ہے بیاں، لفظ ہے ٹیڑھے میڑھے
اس کے مقبول ہوں جذبات رسولِ اکرم (ﷺ)

ہم ہیں سرکار (ﷺ) جہاں بھر میں ذلیل و رسوا
یوں دگرگوں ہوئے حالات رسولِ اکرم (ﷺ)

جب یہ محمودؔ سرِ حشر پکڑ میں آئے
اس کی رکھ لیجیے گا بات رسولِ اکرم (ﷺ)

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم درِ سرکار (ﷺ) پر جو پہنچے اطمینان سے
ہاتھ پاؤں اُس جگہ پھیلائے اطمینان سے

نعت پڑھتے، گنگناتے آیتیں قرآن کی
ہم حسابِ حشر سے گزریں گے اطمینان سے

اُس کو سرور (ﷺ) کی طرف سے ہے نویدِ مغفرت
جس کے رہتے ہوں گے سب ہمسایے اطمینان سے

نارِ دوزخ ہے نبی (ﷺ) کے دشمنوں کے واسطے
جائیں گے جنّت کو ان کے پیارے اطمینان سے

حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کی بات آتی ہے جہاں
جان دے دیتے ہیں سب پروانے اطمینان سے

جتنے دن رہتا ہوں شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) میں
دیکھتا رہتا ہوں میں نظّارے اطمینان سے

ان کے گھر کے آگے ہے ممنوع شوریدہ سری
دھیمے دھیمے بندہ اُس جا بولے اطمینان سے

حشر کے میدان سے محمودؔ جنّت کی طرف
جانا تم رحمت کے سایے سایے اطمینان سے

☆☆☆

اخبار نعت

سید ہجویر نعت کونسل

1- کونسل کے زیر اہتمام ۳ مئی ۲۰۰۷ کو صابر براری (وفات: ۵ مئی ۲۰۰۶) کے مصرع:

"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

پر پچھلے سال کا پانچواں ماہانہ نعتیہ طرحی مشاعرہ ہوا۔ ڈاکٹر اقبال ثاقب صدر شعبۂ فارسی جی سی یونیورسٹی لاہور صاحب صدارت تھے۔ نامور شاعر واجد امیر واجد مہمان خصوصی پروفیسر محمد عباس مرزا اور احمد رضا چیمہ (سینئر پروڈیوسر ریڈیو پاکستان لاہور) مہمانان اعزاز تھے۔ قاری صادق جمیل نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی احمد رضا چیمہ نے نعت خوانی کی اور کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود نے نظامت۔

۳ مئی ۲۰۰۶ کو غازی عامر عبدالرحمن چیمہ شہیدؒ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔ تقریب کے آغاز میں ناظم مشاعرہ (مدیر نعت) نے ان کے کارنامے پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے آخر میں صاحب صدارت ڈاکٹر اقبال ثاقب نے نعت کے موضوع پر تحقیقی گفتگو کی۔

پہلا دور حمد رب جلیل (جل وعلا) کا تھا جس میں طرح مصرع پر شہزاد مجددی، تنویر پھول (کراچی)، محمد ابراہیم عاجز قادری، محمد یونس حسرت امرتسری، محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، ضیا نیر، عقیل اختر اور راجا رشید محمود کی حمدیں سامنے آئیں۔

"اپنی" ردیف اور "روشنی، زندگی" قوافی کے ساتھ قمر وارثی (کراچی)، گوہر ملسیانی (صادق آباد)، تنویر پھول (کراچی)، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، واجد امیر (مہمان خصوصی)، علامہ ذوقی مظفر نگری، شہزاد مجددی، علامہ محمد بشیر رزمی، خالد شفیق ("شام و سحر" کے چھ ضخیم نعت نمبروں کے مرتب)، رفیع الدین ذکی قریشی، بشیر رحمانی، محمد یونس حسرت امرتسری، محمد لطیف، عزیز کامل، عبدالحمید قیصر، ضیا نیر، محمد ابراہیم عاجز قادری، حافظ محمد صادق، سلطان محمود، محمد اکرم سحر فارانی (کاموکے)، منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)، محمد طفیل اعظمی، اظہر حسین، عقیل اختر اور راجا رشید محمود نے نعتیں کہی تھیں۔

تنویر پھول، ضیا نیر، ریاض احمد قادری اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت غیر مردف تھی۔ راجا رشید محمود کی ایک نعت "روشنی اپنی" ردیف اور "دم، محرم، مجسم" کے ساتھ تھی اور ایک "جس دم روشنی

اپنی" ردیف اور "پھیلائی، برسائی، بینائی" قوافی کے ساتھ تھی۔
تنویر پھول اور عاجز قادری کی ایک ایک نعت "گرہ بند" تھی۔
مصرع طرح پر گرہوں نے یہ کیفیت پیدا کی:

صابر براری:
ہوئی کافور ظلمت، شمع حق روشن ہوئی ہر سو
عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی

محمد بشیر رزمی:
زمانہ میں حقیقت ہر کسی نے دیکھ لی اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

سلطان محمود:
مہ و خورشید و انجم سب سوالی بن کے آ پہنچے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

اکرم سحر فارانی:
شب ظلمت منور ہو گئی وحدت کی کرنوں سے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

عبدالحمید قیصر:
لٹائی آسماں کے چاند نے تب چاندنی اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

محمد لطیف:
مٹے ظلمت کدے، مردہ چراغوں میں بھی جان آئی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

غلام زبیر نازش:
عجم پہ ہی نہیں موقوف، دو جگ ہو گئے روشن
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

منشا قصوری:
اندھیرے چھٹ گئے ہیں، ڈھل گئے ذرے ستاروں میں
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

خالد شفیق:
انھی کے در سے وابستہ ہے ہر غم اور خوشی اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

عقیل اختر:
کمال کن فکاں ٹھہرا وہ لمحہ عظمتوں والا
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

اظہر حسین:
اندھیرا سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگا سوئے گمنامی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

ذکی قریشی:
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
منور ہو گئی ہر ایک راہِ زندگی اپنی

حافظ محمد صادق:
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

طفیل اعظمی:
حسینانِ جہاں بھولے سبھی خوش پیکری اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

شہزاد مجددی:
اسی لیے ہوئی روشن سراسر زندگی اپنی
خدا کی بندگی کا دور دورہ ہو گیا ہر سُو
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
چھٹی ظلمت، اُجالا ہو گیا سارے زمانے میں
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

یونس حسرت امرتسری:
چمک اٹھی خدا کی ہر طرف صنعت گری اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
جہاں سے کفر کی تاریکیوں نے راہ لی اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

ریاض احمد قادری:
ہوئیں ظلمات باطل سب کی سب کافور دُنیا سے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
اندھیرے دُم دبا کر بھاگ نکلے قلبِ باطن سے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

گوہر ملسیانی:
جہاں سے ظلمتِ اوہام بھی ہر سُو ہوئی غائب
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
چمک اُٹھا جہانِ رنگ و بو کا ایک اک قریہ
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
مٹی تاریکیاں قلب و نظر کی ساری دُنیا میں
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

یانیر:
ہُوا معمور پھر نورِ رسالت سے جہاں سارا
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
چھٹی تاریکیاں، عالم میں نورِ سرمدی چمکا
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
گھٹا رحمت کی طیبہ سے اُٹھی، آفاق پر چھائی

"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

محمد محب اللہ نوری:
کرن توحید کی پھوٹی، جہاں میں انقلاب آیا
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
الوہیت کی عظمت آشکارا ہو گئی ہر سُو
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
چھٹے تاریک بادل کفر و عدواں کے، جہالت کے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
اُفق روشن ہوئے، ارض و سما انوار سے چمکے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

ابراہیم عاجز قادری:
خدائے پاک نے انساں کو بخشی آگہی اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
منور ہو گئے دل اور آنکھوں نے ضیا پائی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
چھپائے چہرے شرما کر مہ و خورشید نے عاجزؔ
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
ہُوا دل بھی منور، آنکھ بھی روشن ہوئی اپنی
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
جہالت کے اندھیرے دور سارے ہو گئے یکسر
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
نظر آئے جنابِ آمنہؓ کو شام کے ایواں
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
بہت سے عقل کے اندھوں کی آنکھیں کھل گئیں اس دم
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
اندھیرے چھٹ گئے الحاد و شرک و کفر کے فوراً
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"
ہوئے قرباں مہر و ماہ و نجم و کہکشاں سارے
"عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی"

تنویر پھول:

اُجالا ہی اُجالا ہو گیا چاروں طرف عاجزؔ
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
الٰہی فضل سے تیرے مٹی ہر تیرگی اپنی
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
منور نور وحدت سے ہوئی تب زندگی اپنی
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
فروزاں نور وحدت سے ہوئی تب بندگی اپنی
فضائے دہر اس کی تابشوں سے ہو گئی روشن
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
منور ہو گیا عالم، چھپانے منہ لگی ظلمت
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
ہوئی معمورۂ بطحا میں قندیل حرا روشن
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ بن گئے انجم
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
یہ دنیا تیرہ و تاریک تھی، روشن ہوئی فوراً
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
ہوئے انوار ایماں سے قلوب انس و جاں تاباں
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
اندھیرا مٹ گیا یکسر، زمانہ جگمگا اُٹھا
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
فضائیں ہو گئیں معمور تنویر رسالت سے
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
ہوئے تب ضوفشاں اے پھول! غنچے باغ ہستی کے
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''

راجا رشید محمود:

ہُوا توحید کے سورج کا چرچا ہر دو عالم میں
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''

مجسم تک کا ہر اک ذرہ ہُوا تھا مستنیر اس سے
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
رسا دُنیا کے کونوں کھدروں تک میں ہو گئیں کرنیں
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
جہاں کا ذرہ ذرہ بقعۂ انوار فرمایا
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''
درخشندہ عوالم کا ہر اک گوشہ ہُوا اس سے
''عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی''

2- کونسل کا ۶۵ واں (پچھلے سال کا چھٹا) مشاعرہ ۷ جون ۲۰۰۷ کو چوپال میں ہُوا۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے صدارت کی۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) نے تلاوت قرآن کریم اور سجاد حسن (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ مدیر نعت اس دن مدینہ طیبہ میں تھے' اس لیے نظامت کی ذمہ داری اظہر محمود نے ادا کی۔

پروفیسر قیوم نظر کا مصرع

اس میں نہیں کوئی شک' آپ آخری نبی (ﷺ) ہیں

پر نعتیں کہی گئیں۔ قیوم نظر ۲۳ جون ۱۹۸۹ کو واصل بحق ہوئے تھے۔

مصرع طرح پر محمد ابراہیم عاجز قادری' ضیا نیر' عقیل اختر اور راجا رشید محمود (مدینہ منورہ) کی حمدیں' اور رفیع الدین ذکی قریشی' محمد بشیر رزمی' غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)' محمد لطیف' ضیا نیر' محمد ابراہیم عاجز قادری' عقیل اختر اور راجا رشید محمود کی نعتیں ''ہیں'' ردیف اور ''نبی' علی' امتی'' قوافی میں کہی گئی تھیں۔

راجا رشید محمود کی ایک نعت ''نبی ہیں'' ردیف اور ''آخری' جری' کبھی'' قوافی میں تھی۔ محمد ابراہیم عاجز قادری کی ایک نعت گروبند تھی۔ حافظ محمد صادق نے ''اس میں نہیں ہے کوئی شک' آپ ہیں آخری نبی ﷺ'' پر طبع آزمائی کی تھی۔

3- سیدہجویر نعت کونسل کا ۶۶ واں (پچھلے سال کا ساتواں) نعتیہ طرحی مشاعرہ ۵ جولائی ۲۰۰۷ کو آٹھ بجے شام چوپال میں شروع ہُوا۔ مصرع طرح احمد ندیم قاسمی (وفات ۱۰ جولائی ۲۰۰۶) کا تھا:

''سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام''

رفیع الدین ذکی قریشی صاحب صدارت' ملک ظفر احمد مہمان خصوصی' ڈاکٹر سید ریاض

الحسن گیلانی مہمان اعزاز' پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد) مہمان شاعر' محمد ابراہیم عاجز قادری قاری قرآن اور راجا رشید محمود (ناظم مشاعرہ) تھے۔

مصرع طرح پر رفیع الدین ذکی قریشی' شہزاد مجددی' تنویر پھول (کراچی)' محمد ابراہیم عاجز قادری' ضیا نیر اور راجا رشید محمود کی حمدیں اور "سہارا' اشارہ" قوافی کے ساتھ "ہے۔" ان کا نام" ردیف" میں صاحب صدارت کے علاوہ پروفیسر افضال احمد انور' تنویر پھول' شہزاد مجددی' بشیر رحمانی' صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)' حافظ محمد صادق' ضیا نیر' محمد ابراہیم عاجز قادری' محمد خلیل اعظمی' کامران ناشط اور راجا رشید محمود (چیئرمین "سید ہجویر نعت کونسل) کی نعتیں پڑھی گئیں۔ تنویر پھول اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت غیر مردف تھی۔ تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند بھی تھی۔

مصرع طرح پر یوں مصرعے لگائے گئے:

احمد ندیم قاسمی:

ہر شخص کے دکھوں کا مداوا ہے ان کی ذات

سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام

شہزاد مجددی:

خلاقِ دو جہاں کی عنایت سے' فضل سے

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

ہر معصیت زدہ کا بھرم ان کی ذات پاک

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

افضال احمد انور:

انور ہو' بخت خفتہ ہو' یا حاصلِ مآل

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

محمد محب اللہ نوری:

بے آسرا ہیں جو' ہیں ان کا آسرا حضور ﷺ

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

یا نیر:

ہر دل شکستہ کے لیے تسکین سربسر

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

لیل اعظمی:

جاتے ہیں ان کے در پہ گنہگار اس لیے

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

افظ محمد صادق:

بھٹکے ہوؤں کو راہِ حق اس نام سے ملی

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

ہر نام سے حسین اور پیارا ہے ان ﷺ کا نام

ابراہیم عاجز قادری:

غم گیں دلوں کے غم کا مداوا ہے ان کا نام

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

پاؤں اگرچہ تھک چکے ہیں' غم نہیں مجھے

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

عاجز نہ ہونا اس لیے مایوس تم کبھی

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

بشیر رحمانی:

ہر رہنمائے وقت سے پیارا ہے ان کا نام

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

کامران ناشط:

لوگو فلک سے رب نے اتارا ہے ان کا نام

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

تنویر پھول:

اپنے نبی ﷺ کا تو نے سکھایا ہے احترام

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

قدموں میں مصطفیٰ ﷺ کے ملی راحتِ دوام

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

پاتا سکون اس سے ہے آقا ﷺ کا ہر غلام

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

جب ان کا نام لیتے ہیں' ٹلتی ہے ہر بلا

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

نامِ نبی ﷺ سے پار ہُوا پُل صراط بھی

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

کعبے میں ان کو یاد کیا' ہو گیا طواف

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

طیبہ گیا' نہ آبلہ پائی کا ہوش تھا

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

ذکرِ نبی ﷺ سے پاتا سکوں ہے فگار دل

"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

کشتی جو نوح کی تھی، چلی شاہ ﷺ کے طفیل
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"
اسرا کی رات کیسی تھی رفتار مصطفیٰ ﷺ
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"
آئی صبا مدینے سے مہکتی ہوئی بہی
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"
خوشبو مزاج بن کے گیا پھول در حجاز
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"
راہِ حرم میں، راہِ خلوص و نیاز میں
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"
سب سر خمیدگاں کو اُٹھایا حضور ﷺ نے
"سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام"

تعزیت:

ں کے معروف شاعر ماہنامہ ''نکھاری'' اور سہ ماہی ''مہر تاباں'' کے ایڈیٹر میاں اقبال
کے چہلم کے موقع پر ان کی رہائش گاہ واقع جیا موسیٰ شاہدرہ میں 26 اگست 2007ء،
د کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت معروف شاعر اور نعت خواں پروفیسر فیض رسول
ں جبکہ مہمانِ خصوصی اکرم قلندری تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر ارشد اقبال
یے۔ محفل کا آغاز حافظ عبدالخالق نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا۔ نعت نذرانہ پیش
ں میں فتح محمد، صوفی خلیل احمد، محمد حنیف قادری (چوکی)، ایم انور بھٹی اختر آبادی
مد یار قادری قلندری، رانا شفقت علی شاہد، عاصم خواجہ، مہر محمد امجد، علی اصغر نیازی، اکرم
فیسر فیض رسول فیضان تھے۔ امجد اقبال امجد نے اپنی ماں کے غم میں لکھی نظم پیش کی۔
شاعروں اور ادیبوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

(رپورٹ: فاروق اقبال)

☆☆☆☆☆☆